روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 4 جولائی 2002ء 22 ربیع الثانی 1423 ہجری - 4 وفا 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 149

مخلوق میں سے بہترین فرد

حضرت ثابت بن قیسؓ نے رسول اللہؐ کی اجازت سے بنو تمیم کے جھوٹے فخریہ کلمات کے جواب میں فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو رسول بنایا جو نسب کے لحاظ سے سب سے بزرگ اور گفتار میں سب سے سچا اور کردار میں سب سے افضل ہے پھر اللہ نے اس پر اپنی کتاب اتاری اور اپنی مخلوق پر امین بنایا اور وہ تمام عالمین میں سے خدا کا چنیدہ ہے۔ تب اس نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 562 قدوم وفد بنی تمیم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آ کر کیا کیا؟ تو انسان وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا (-) (اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو) (الاحزاب: 57) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (-)

رسول اللہؐ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی ہیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں تا کہ بالقوۃ باتیں بالفعل میں بھی آ جاویں، اس لئے آپؐ نے یہ دعویٰ کیا کہ (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) ایک قوم کے ساتھ جو مشقت کرنی پڑتی ہے۔ تو کس قدر مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایک خدمت گار شریر ہو تو اس کا درست کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر تنگ اور عاجز آ کر اس کو بھی نکال دیتا ہے۔ لیکن وہ کس قدر قابل تعریف ہو گا جو اسے درست کر لے اور پھر وہ تو بڑا ہی مرد میدان ہے جو اپنی قوم کو درست کر سکے؛ حالانکہ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں، مگر وہ جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ سوچو تو سہی کس قدر کاس اور زبردست قویٰ کا مالک ہو گا۔ مختلف طبیعت کے لوگ، مختلف عمروں، مختلف ملکوں، مختلف خیال، مختلف قویٰ کی مخلوق کو ایک ہی تعلیم کے نیچے رکھنا اور پھر ان سب کی تربیت کر کے دکھا دینا اور وہ تربیت بھی کوئی جسمانی نہیں بلکہ روحانی تربیت، خداشناسی اور معرفت کی باریک سے باریک باتوں اور اسرار سے پورا واقف بنا دینا اور نری تعلیم ہی نہیں بلکہ عامل بھی بنا دینا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ دنیا کے لئے اجتماع بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ذاتی مفاد اور دنیوی لالچ کی ایک تحریک ہوتی ہے مگر کوئی یہ بتلائے کہ محض اللہ کے لئے پھر ایسے وقت میں کہ اس جلالی نام سے کل دنیا ناواقف ہو اور پھر ایسی حالت میں اس کا اقرار کرنا کہ دنیا کی تمام مصیبتوں کو اپنے سر پر اٹھا لینا ہو۔ کون کسی کے پاس آ سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی عظیم الشان قوت جذب کی نہ ہو کہ بے اختیار ہو کر دل اس کی طرف کھنچ آویں اور وہ تمام تکلیفیں اور بلائیں ان کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہو جاویں۔ اب رسول اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی جماعت کی طرف غور کرو تو پھر کیسا روشن طور پر معلوم ہو گا کہ آپؐ ہی اس قابل تھے کہ محمدؐ نام سے موسوم ہوتے اور اس دعویٰ کو جیسا کہ زبان سے کیا گیا تھا۔ (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) اپنے عمل سے بھی کر دکھاتے؛ چنانچہ وہ وقت آ گیا کہ اذا جاء نصر اللہ (-) (النصر 2، 3) اس میں اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ آپؐ اس وقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اس وقت کہ جبکہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ (لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے ہیں)

جب تک اس کو پورا نہ کر لیا۔ نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے۔ مخالفوں کی مخالفتیں، اعداء کی سازشیں اور منصوبے، قتل کرنے کے مشورے، قوم کی تکلیفیں آپؐ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بیکار تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی جو آپؐ کو اپنے کام سے ایک لحہ کے لئے بھی روک سکتی! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس وقت تک زندہ رکھا۔ جب تک کہ آپؐ نے وہ کام نہ کر لیا۔ جس کے واسطے آئے تھے۔ یہ بھی ایک سر ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے جھوٹوں کی طرح نہیں آتے۔

(ملفوظات جلد اول ص 421)

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے بارہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ، امیر مقامی تازہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حضرت صاحبزادہ صاحب کو علالت کے باعث دوبارہ ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ آپ کو کمزوری بہت زیادہ ہے اور بلڈ پریشر بھی بہت کم ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب پر اپنا فضل اور شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

واقفین نو/والدین/سیکٹریان

متوجہ ہوں

ایسے تمام واقفین نو (لڑکے) جو امسال دسویں جماعت کے طالب علم ہیں سے گزارش ہے کہ وہ مورخہ 12، 13 اور 15 جولائی 2002ء کو مرکز سلسلہ ربوہ پہنچ جائیں اور وکالت وقف نو سے رابطہ کریں۔ نیز والدین اور سیکٹریان سے گزارش ہے کہ ان واقفین نو لڑکوں کو ان تاریخوں میں ربوہ پہنچانے کا انتظام کریں۔ (وکالت وقف نو)

ماہر احمدی تیراک کے اعزازات

ماہر احمدی تیراک مکرم منور لقمان صاحب ابن مکرم چوہدری یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی) دارالبرکات ربوہ نے پاکستان یونیورسٹی سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام پاکستان انٹر یونیورسٹی سوئمنگ چیمپئن شپ 2002ء میں سات گولڈ میڈل حاصل کر کے بیسٹ سوئمر 2002ء کا اعزاز حاصل کیا۔ یاد رہے کہ موصوف گزشتہ دو سال سے پاکستان یونیورسٹی سپورٹس بورڈ کے بہترین تیراک چلے آ رہے ہیں۔ منور لقمان صاحب نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 100، 200، 400، 1500 میٹر فری سٹائل، 400 میٹر انفرادی میڈلے، 100 اور 200 میٹر بٹر

(باقی صفحہ 7 پر)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1908ء

17 فروری حضور کی صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوا۔

21 مارچ سر جیمز ولسن فنانشل کمشنر پنجاب کا دورہ قادیان اور حضور کا پیغام حق۔

4 اپریل گورو ہر سہائے ضلع فیروز پور میں باوا نانک کے تبرکات میں قرآن کریم کا انکشاف ہوا تھا۔ حضور نے اس کی مزید تحقیق کے لئے ایک وفد بھجوایا۔

6 اپریل حجاز مقدس سے پہلے احمدی سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جدہ نے نظام وصیت میں شمولیت کی۔

7 اپریل شکاگو کے ایک سیاح جارج ٹرنر قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔

24 اپریل قادیان میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آخری جمعہ آیا جو حضرت مولانا نورالدین صاحب نے پڑھایا۔

27 اپریل حضور سفر لاہور کیلئے بٹالہ روانہ ہوئے۔

29 اپریل حضور کی بٹالہ سے لاہور روانگی۔ احمدیہ بلڈنگس میں قیام کثرت سے ملاقاتیں اور بیعتیں۔

2 مئی احمد شاہ ابدالی کی نسل سے شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب اور محمد علی جعفری صاحب وائس پرنسپل اسلامیہ کالج کی حضور سے ملاقات۔

9 مئی الہام الرحیل ثم الرحیل۔

12 مئی انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ ریگ کی حضور سے ملاقات۔

15 مئی 'چشمہ معرفت' کی اشاعت

15 مئی مشہور سیاسی لیڈر مسٹر فضل حسین کی حضور سے ملاقات۔

17 مئی حضور کا پبلک لیکچر اور روٴسائے لاہور کو پیغام حق

17 مئی الہام مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار۔

18 مئی پروفیسر کلیمنٹ کی حضور سے دوبارہ ملاقات۔ بعد میں وہ احمدی ہو گئے۔

20 مئی پیغام صلح کی تصنیف اور الہام الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔

23 مئی اخبار عام کی پبلک لیکچر سے متعلق غلط رپورٹنگ پر حضور کا تردیدی خط۔

25 مئی احباب جماعت سے حضور کا آخری خطاب۔ آخری رفیق حضرت چوہدری جہان خان صاحب آف مانگٹ اونچے کی بیعت۔

— عصر کی نماز کے بعد حضور کی آخری سیر۔

— شام کو پیغام صلح کی تکمیل۔

— عشاء کے بعد آخری بیماری [illegible] کا آغاز۔

26 مئی حضور نے لیٹے لیٹے تیمم کر کے فجر کی نماز ادا کی۔

— نیم بیہوشی کی کیفیت میں اللہ میرے پیارے اللہ کے الفاظ ادا کرتے رہے۔

— ساڑھے آٹھ بجے بیماری کے متعلق لکھنے کی کوشش کی مگر ضعف کی وجہ سے جملہ مکمل نہ لکھ سکے۔

— نو بجے بیماری زیادہ تشویش ناک ہو گئی۔

— ساڑھے دس بجے حضور کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

— حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تاریخی عہد کہ میں تیرے پیغام کو دنیا میں پھیلاتا رہوں گا۔

— حضور کی وفات کی خبر شہر لاہور میں فوراً پھیل گئی۔ احمدی جماعتوں کو بذریعہ تار جنازہ کے لئے قادیان پہنچنے کی ہدایت کی گئی۔

— اڑھائی بجے تک حضور کے کفن اور غسل سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا۔

— احمدیہ بلڈنگس سے چارپائی پر جنازہ اٹھایا گیا اور سٹیشن پر لایا گیا۔ بٹالہ کے لئے ریزرو ڈبہ کا انتظام کیا گیا۔

— پونے چھ بجے گاڑی لاہور سے بٹالہ روانہ ہوئی۔ رات 10 بجے بٹالہ پہنچی۔

27 مئی صبح 2 بجے حضور کا جسد مبارک صندوق سے نکال کر چارپائی پر رکھا گیا۔

— احباب نعش کو کندھوں پر اٹھا کر قادیان روانہ ہوئے۔ 8 بجے جنازہ قادیان پہنچا۔

— نماز عصر کے بعد سب جماعت نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خلافت پر اجماع کیا۔ بیعت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد آخری دیدار ہوا۔ اور شام 6 بجے حضور کا جسد مبارک بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک کے سپرد کر دیا گیا۔

ڈارمسٹڈ جرمنی میں بیت نورالدین کا سنگ بنیاد

مورخہ 11 مئی بروز ہفتہ شام چھ بجے ڈارمسٹڈ ریجن کی پہلی بیت الذکر "نورالدین" کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ کی برستی رحمت کے سائے میں رنگ برنگی چھتریوں کے نیچے تقریباً 5 صد مرد و خواتین، بچے جمع تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم جرمن زبان میں پڑھنے سے تقریب کا آغاز ہوا۔ ریجنل امیر صاحب ڈارمسٹڈ مکرم خالد حسین خادم صاحب نے ابتدائی کام کے بارے میں تعارف کروایا اور مکرم نیشنل امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا: "آج ایک نئی بیت دنیا میں ایسے ہی وجود میں آ رہی ہے جیسے ایک بچہ اپنی پیدائش پر وجود میں آتا ہے۔ بنیاد کے بعد مکمل ہونے تک کام کافی محنت طلب اور طویل ہوتا ہے۔ جو جوش و خروش اس وقت بنیاد رکھنے کے وقت ہے وہی اس کے مکمل ہونے تک ہونا چاہئے۔ آپ سوچیں یہ بیت ہم کیوں بنا رہے ہیں؟ دنیا میں کئی ملین بیوت ہیں اور ایک سے ایک خوبصورت بنی ہوئی ہیں مگر بیوت کی اصل خوبصورتی اس میں عبادت کرنے والوں کا تقویٰ اور ان کے آنسو ہیں جو وہ خدا کے حضور گرائیں۔ دنیا میں ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنی مدد آپ کے اصول پر بیوت الذکر بنا رہی ہے۔ احباب آگے بڑھیں اور جلد جلد 100 بیوت مکمل کریں ہمیں صرف 100 ہی نہیں بلکہ قریہ قریہ گلی گلی بیوت الذکر بنانی ہیں۔ اس کے بعد نیشنل امیر صاحب نے سب سے پہلی اینٹ بنیاد میں رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کر کے بھجوایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ذیلی تنظیم کے نمائندگان اور بعض عہدیداروں نے ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ کل گیارہ اینٹیں رکھی گئیں۔ اس دوران سب احباب، سٹیج سے بلند آواز میں کی جانے والی دعاؤں کے ورد میں شامل رہے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جون 2002ء)

نظام وصیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

ریکارڈنگ: 10 فروری 1994ء

سوال: کیا مذہب کے بارہ میں سوال کرنا غلط ہے۔ اگر ذہن میں سوال اٹھے تو اسے دنیا کے ڈر سے باہر نہیں نکالنا چاہئے؟

جواب: دنیا کے ڈر سے کیا مراد ہے غالباً ان کی والدہ مراد ہیں۔ صداقت کے اوپر جو چیز بھی مبنی ہو۔ اس میں سوائے خدا کے کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے۔ صداقت کے معاملے میں خدا سے بھی خوف نہیں۔ کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ صداقت کی بات کرو۔ تو صداقت بے خوف چیز ہے۔ دنیا سے ڈرنا صداقت کے معاملہ میں تو غلط بات ہے۔ لیکن بعض اوقات صداقت کے بہانے بداخلاقیاں کرتے ہیں اور ہم تو سچی بات کریں گے منہ پہ ماریں گے چاہے کڑوی لگے۔ یہ جو انداز ہے یہ بے ہودہ ہے یہ بداخلاقی ہے۔ لیکن صداقت میں کوئی بے ہودگی نہیں صداقت اچھے طریقے سے بھی بیان ہوسکتی ہے۔ بہتر طریقے سے بھی بیان ہو سکتی ہے۔ سوالات کے متعلق میرا پہلا مشورہ تو یہی ہے کہ جو جو سوال اٹھیں۔ اپنے لئے اللہ سے دعا کرلیا کریں۔ کہ خدا خود آپ کو سمجھادے۔ اور پھر اگر دعا کے بعد آپ سوال پوچھیں گے تو اس سوال کے انداز میں بھی شرافت پیدا ہوچکی ہوگی۔ کیونکہ جو دعا کرنے والا ہے وہ پھر بدتمیزی سے بات نہیں کرسکتا۔

سوال: وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے مگر جو لوگ دنیا کمانے کیلئے دوسرے ملک کی شہریت لے لیتے ہیں، تو ان کی اپنے ملک کی شہریت تو ختم ہوجاتی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کا عمل درست ہوتا ہے؟

جواب: اللہ کے رسول نے یہ نہیں فرمایا کہ فلاں وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ تو جو بھی کسی کا وطن ہو۔ اس کی محبت اس پر فرض ہوجائے گی پس وہ لوگ جو کسی غرض سے کسی ضرورت سے باہر جاتے ہیں اور قرآن کریم اس کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ اس بارہ میں حوصلہ بڑھاتا ہے۔

سیروا فی الارض۔ اور پھر ہجرت کرکے خدا تعالیٰ تمہیں وسعت عطا فرمائے گا یہ دونوں مضامین اپنے اپنے موقع پر بالکل درست ثابت ہوتے ہیں۔ پس نہ صرف منع نہیں بلکہ قرآن کریم چاہتا ہے کہ مومن دنیا میں پھیل جائیں۔ اور اگر کسی اور ملک کو اپنا ملک بنالیا جائے تو پھر وہ آپ کا وطن ہے۔ اس سے محبت کرنی چاہئے۔ محبت میں دین ایک پابندی لگاتا ہے کہ جو اعلیٰ دینی تقاضے ہیں ان کو نظر انداز کرکے کوئی محبت نہیں ہوگی۔ کیونکہ الحب فی اللہ کا حکم ہے۔ وہ محبت جو اللہ کی محبت سے ٹکراتی نہیں وہ جائز ہے اور جس حد تک وہ نہیں ٹکراتی اس وقت تک کوئی نقصان نہیں ہے خواہ اس وطن کا کوئی نام بھی ہو۔ لیکن اگر وہ بنیادی اخلاقی تقاضوں سے جو خدا تعالیٰ نے سکھائے ہیں ٹکرانے لگے۔ تو پھر ایک اور مضمون شروع ہوجاتا ہے۔ وہاں فائق حق اللہ ہی کا ہے۔

سوال: ایم ٹی اے کے ایک پروگرام میں پردہ کا معیار جماعت احمدیہ کی شان کے کچھ منافی معلوم ہوا تھا۔ اس بارہ میں بھی حضور کچھ نصیحت فرمائیں؟

جواب: جماعت احمدیہ کا معیار تو میں نے طے کرنا ہے۔ بلکہ میں نے بھی کیا طے کرنا ہے قرآن کریم نے طے کیا ہوا ہے۔ میں بارہا اس کے متعلق روشنی ڈال چکا ہوں ہوسکتا ہے آپ کے اپنے ذوق کے خلاف ہو۔ لیکن یہاں آپ یہ کہتے ہیں جماعت کے وقار کے منافی ہے تو یہ محاورہ قابل قبول نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں غیر دینی بات کیا تھی؟ کیا اس پردے میں بے حیائی کا عنصر شامل تھا! کیا اس سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ دعوت نظارہ دی جارہی ہے۔ یا یہ اثر پڑتا تھا کہ شریف سلجھی ہوئی عورتیں ہیں اور کہیں نقاب ڈھیلا بھی ہوجاتا ہے اور ضروری نہیں وہی نقاب ہو جو پاکستان میں رائج ہے جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہی نقاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی پہنا جاتا تھا۔ تو اپنے تعصبات کو دین کا نام دینا بالکل جائز نہیں ہے۔ دوسرے ایک چھوٹے سے ملک میں رہ کر ساری دنیا کو اس معیار پر ناپنا۔ یہ ویسے ہی خلاف عقل بات ہے۔ ایک پردہ جس کو واضح طور پر دین نے معین نہ کیا ہو اگر آپ اس کو ساری دنیا پر ٹھونسنے کی کوشش کریں گے۔ تو دین سے دشمنی کریں گے۔ بنیادی روح جو پردے کی ہے اس کو پیش نظر رکھیں اگر باہر کی قومیں جن کو پردے کا کوئی تصور بھی نہیں ہے۔ بلکہ بے حیائی عام ہوتی چلی جا رہی ہے وہ جب ایک قدم بھی بے حیائی سے رک کر۔ حیا کی طرف اٹھاتی ہیں تو دین کے گھر میں داخل ہو رہی ہیں ان داخل ہونے والیوں کا یہ استقبال کہ تمہارا پردہ ٹھیک نہیں تم یوں کررہی ہو وہ کررہی ہو آپ دین کا کچھ بھی باقی نہ رہنے دیں گے اور یہی چیزیں جب اپنے ملک میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

اپنے دیہات میں جا کے آپ کو کیوں تکلیف نہیں ہوتی عورتیں کھیت میں گھونگھٹ لے کر یا چادر لے کر بھی جاتی ہیں۔ آپ نے کبھی تکلیف محسوس نہیں کی کبھی خیال نہیں آیا۔ کہ دینی پردہ کے خلاف ہے۔ پاکستان میں مختلف شہروں میں جو پردے کا معیار ہے اس کو بھی آپ جانتے ہیں اور اس پہ اعتراض نہیں۔ دراصل آپ کی مراد ہے دکھاوے سے یعنی میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کی نیت یقیناً دکھاوے کی تھی۔ ایک سوال کرنے والے کا انداز ایسا ہوسکتا ہے۔ جس میں وہ اپنی سبکی محسوس کرتا ہے۔ کہ اپنے گھر میں ماحول اور بنایا ہوگا ہوسکتا ہے وہاں بچیوں پر سختی زیادہ ہوتی ہو۔ اور پھر جب ان کی بیٹیاں یہ پروگرام دیکھیں گی تو کہیں گی دیکھ لو اب وہاں تو یہ ہوتا ہے۔ یہ خوف بھی ہوتے ہیں مجھے کئی خط آتے ہیں یہ پہلا خط نہیں ہے۔ دیکھنے والی بات بنیادی طور پر وہی ہے کہ آپ کو پردے کی محبت ہے یا اپنی انا کی خاطر آپ بعض باتیں سوچتے ہیں۔ سبکی محسوس کرتے ہیں تو کیوں محسوس کرتے ہیں مجھے پنڈی سے بھی ایک خاتون کا ابھی خط آیا تھا۔ بڑی مخلص اور بڑی خدمت کرنے والی اعلیٰ خاندان کی ہیں۔ لیکن بڑی سختی سے تنقید کی ہوئی تھی اس پردے پر جو یہاں بچیوں کا پردہ تھا۔ اور اس نے لکھا تھا کہ ہم تو شرمندہ ہوگئے ہم اپنے غیر احمدی دوستوں کو کیا منہ دکھائیں گے یہ کیا پردہ ہے پھر میں نے باقاعدہ تحقیق کی سب سے پتہ کیا۔ کیا ہوا تھا۔ تو پتہ چلا کہ دو قسم کے پردے سامنے آئے تھے۔ ایک تو وہ پروگرام تھا جس میں خواتین نے خوب کس کس کے نقاب باندھے ہوئے اور آنکھوں پر عینکیں چڑھائی ہوئیں اور بہت شدت کے ساتھ وہ پردہ تھا۔ اس کے اندر ہی یہ باتیں بھی ہورہی تھیں کہ یہاں جب ہم پہلے پہلے آئی تھیں تو یہاں کے لوگ ہمیں ڈارلنگ کہا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ وہ لطیفے کے طور پر باتیں ہورہی تھیں تو اظہار میں پردہ نہیں تھا۔ مگر جو ظاہری شکل وصورت ہے۔ اس میں ایسی عمر میں سختی تھی جس عمر میں قرآن کریم بھی ڈھیلا ہونے کی اجازت دے دیتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہم اپنے اصول نہیں بدل سکتے۔ وہ اصول جو قرآن نے پیش کئے ہیں سنت سے ثابت ہیں وہ تبدیل نہیں ہونگے۔ لیکن ہمارے اپنے قومی تعصبات یا قومی انداز دینی اصول کے نام پر اگر دنیا میں پیش کئے جائیں گے تو قبول نہیں ہونگے بلکہ رد کئے جائیں گے۔ پس باہر کی دنیا۔ سب دنیا کے لئے دین سارے جہان کے لئے ہے۔ مختلف قسم کے دینی معاشرے ہیں انڈونیشیا کا پردہ خاص قسم ہے۔ بہت کھلا کھلا سا۔ جو خواتین پردہ کرتی ہیں میں ان کی بات کررہا ہوں۔ وہ جو نہیں کرتیں وہ تو بہت کثرت سے ہیں۔ عربوں کے مختلف ممالک میں مختلف پردے رائج ہیں مراکو میں جو دیہاتی علاقے ہیں وہاں کا پردہ ایسا ہے جیسے کوئی بالکل تمبو کے اندر بند ہوجائے اور ان کے برقعوں میں مقید عورتوں کی تصویر یورپ میں دکھائی جاتی ہے۔ نتیجۃً لوگ دین سے متنفر ہوتے ہیں۔ مراکو سے نہیں ہوتے۔ یا الجیریا یا انڈونیشیا سے نہیں ہوتے۔ وہ کہتے ہیں دیکھ لو دین چاہتا ہے کہ عورت اس طرح بورے میں بند ہوجائے۔ اور خیمے بن کے ساری دنیا میں پھرے وہ جو توجہ ہٹانے کے لئے ایک ذریعہ اختیار کیا گیا تھا۔ وہ توجہ غیر معمولی طور پر کھینچنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔

یہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ یہ تو نہیں فرمایا بدذوق بدصورت بن کے پھرو۔ ان دو چیزوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پس پردے کی روح کو چھوڑ کر ایسی باتوں میں پڑ جانا مناسب نہیں درحقیقت اگر آپ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں گے تو آپ کو اندر اپنی کوئی انا کچلی ہوئی دکھائی دے گی۔ اپنے کوئی تصور زخمی دکھائی دیں گے۔

دین کی محبت اگر ہو۔ تو پاکستان میں کیوں ردعمل نہیں ہوتا۔ وہاں جا کر مختلف قسم کے پردے رائج دیکھتی ہیں وہاں کیوں نہیں بولتیں جس طرح سے کہا جا رہا ہے وہاں کی اطلاعیں مجھے ملتی رہتی ہیں کس قسم کا پردہ وہاں چل رہا ہے۔ پردہ ہر قسم کا دنیا میں رائج ہوگا۔ کوئی دنیا کی طاقت اس کو ایک قسم میں تبدیل نہیں کرسکتی اگر آپ کا یہ خیال ہے تو بھول جائیں اس بات کو لیکن ایک پردہ ہے جو ساری دنیا میں رائج ہوسکتا ہے اور جماعت لازماً وفا کے ساتھ اس کو رائج کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔ وہ ہے حیا۔ دینی اقدار کو اپنانا۔ عورت کا اس طرح سنبھل کے باہر نکلنا۔ کہ کوئی نظر کوئی بیمار نظر بھی اس سے حوصلہ نہ پائے اور یہ روح جو ہے بعض دفعہ پورے برقعے میں بھی پیش نظر نہیں رکھی جاتی۔ ایسے ایسے فیشن برقعوں کے بنتے ہیں کہ بدن کے اونچ نیچ سب اس سے ظاہر کرنے کی بالارادہ کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی فیشن چلے ہوئے ہیں۔ تو انسان کی نیت اس کو ضرور بتادیتی ہے۔ پردے کے خلاف ایک یہ ردعمل ان بچوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم کوئی قدامت پرست چیز ہیں پرانے زمانے کی باتیں ہیں ہم مجبوراً برقعہ تو پہنتی ہیں لیکن دیکھو ہماری کاٹ کیسی ہے۔ اور بالکل جدید طریق پر پہن رہی ہیں۔ تو وہ جو بوجھ ہے تعلیم پر عمل کرنے کا۔ اس کا تھوڑا سا بدلہ اس تعلیم کو بگاڑ کر اس کی شکل میں تبدیلی پیدا کرکے اتار لیتی ہیں یہ ساری باتیں ظاہر کی باتیں ہیں میں پھر آپ کو بتاتا ہوں کہ میں جانتا ہوں یورپ میں مختلف جگہ پر جو خواتین احمدیت قبول کررہی ہیں۔ ان کے اندر ایک نمایاں پاک تبدیلی ہے۔ ان کے سامنے اگر آپ احمدی معاشرے کے طور پر پاکستانی معاشرہ پیش کریں گی اور ان کے اوپر ویسی پابندیاں داخل کریں گی جیسے

بعض پسماندہ ممالک میں ان کا اپنا تصور دین کے نام پر عورتوں کے لئے زنجیریں بن گیا ہے۔ تو پھر دین کو پھیلانے کیلئے بڑی دقت پیش آئے گی۔ اور ہم توکل کی بجائے آج فتح چاہتے ہیں تو وہی بعض فقرے دوہراتا ہوں دین کے اصولوں پر کسی سے کوئی صلح نہیں ہوسکتی۔ لیکن دین نے جو سوچ رکھی ہے۔ جو حکمتیں بیان کی ہیں۔ جو مختلف حالات کے پیش نظر پردے کی مختلف شکلیں بیان فرمائی ہیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے لئے اور پردہ مقرر فرمایا ہے۔ کھل کر بتایا گیا ہے وہ گھر کے ملازم جن سے کسی قسم کی بے حیائی کا خطرہ نہیں ان کے لئے اور پردہ بتایا گیا ہے۔ وہ خواتین جو ایک خاص عمر کو پہنچ چکی ہیں یہاں بالعموم بیمار نظر بھی کسی حرص کے ساتھ نہیں پڑ سکتی ان کا اور پردہ دکھایا گیا ہے۔ بیمار معاشروں کا اور پردہ دکھایا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ پھرتے ہیں جن کے دلوں میں مرض ہے۔ اور اس لحاظ سے بعض ملکوں میں پردہ ان اصولوں کے تابع ڈھیلا ہوسکتا ہے اور سخت بھی ہوسکتا ہے اگر ایسے ملک میں جہاں چہرے پر نظر پڑتے ہی بے حیائی کا تصور ابھرتا ہے اور لوگ گھورتے پھرتے ہیں امن نہیں دیتے کسی بیچاری عورت کو۔ وہاں پردے میں نسبتاً زیادہ سختی ضروری ہے۔ لیکن یہاں عادت پڑی ہوئی ہے ایسی بے حیائی کی کہ چہرہ کوئی تحریک ہی پیدا نہیں کرتا۔ وہاں چہرہ ضرورت سے زیادہ ڈھانپنا دین سے وفا نہیں ہے اور نہ دینی پردے کی روح سے وفا ہے بلکہ بے وجہ دین کے ایک ایسے پہلو کی طرف کھینچنا ہے جو پہلو اپنی ذات میں منفی نہیں بلکہ حسین اور دل کش پہلو ہے۔ پس ان سب باتوں کو دیکھا کریں اور جن بچیوں کی یہ بات کر رہے ہیں کہ پردہ بڑا خطرناک بڑا قابل شرم تھا میں نے وہ دیکھا ہے واقعہ یہ ہے کہ اچھا بھلا یہاں تک ان بچیوں نے ڈھانپا ہوا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا ہے کہ جب ایک بچی کی طرف کیمرے کا منہ ہوا ہے تو وہ نقاب گر گیا۔ اور اس نے اسی وقت پھر ٹھیک کیا۔ اب یہ جو بچیاں جن پر آپ کو اعتراض ہو رہا ہے۔ ایسی بچیاں کم ہوتی ہیں دنیا میں اپنے کالجوں میں جاتی ہیں اپنے کاموں پر جاتی ہیں اور بڑی جرأت اور سر اٹھا کر دین کے لئے غیرتیں دکھاتی ہیں اپنے پروفیسروں سے لڑتی ہیں کوئی بے حیائی کسی قسم کی نہیں کبھی کوشش نہیں ہوئی کہ لوگ ہمیں دیکھیں اور ہماری طرف مائل ہوں۔ یہ کسی کلب میں نہیں جاتیں۔ گھروں میں نہیں بیٹھ سکتیں۔ بیت الذکر پہنچ جاتی ہیں وہاں دن رات خدمتیں کر رہی ہیں۔ بعض دفعہ رات گیارہ گیارہ بجے بھائی بے چارے اپنی بہنوں کو لینے کے لئے آئے ہوتے ہیں یا باپ پہنچے ہوئے ہوتے ہیں یہ سارا منظر جو ہے یہ آپ نے بھلا دیا ہے اور ان کے اس پردے پر جو یہاں کے لحاظ سے بڑا سخت پردہ ہے اعتراض کیا ہے کالج میں ان پر اعتراض ہوتے ہیں یونیورسٹیوں میں لوگ ان پر بعض دفعہ ہنستے ہیں۔ ان پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ یہ کوئی دین کی محبت نہیں ہے یہ بس قومی اور ملکی تعصبات ہیں اور احمدیت کے لئے ایسی کئی مشکلات ہیں جن کا بین الاقوامی ہونے سے تعلق ہے۔ اور ہم سارے پہلوؤں کو دیکھ کر پھونک کر قدم آگے بڑھا رہے ہیں۔ اور کسی ایک کے اپنے ذاتی تعصبات یا تنگ نظری کو ہم ہرگز دین کی طرف منسوب نہیں ہونے دیں گے۔ اور کسی ایک کے کھلے بے حیائی کے خیالات کو بھی اور ان کے نام پر وہ جو آزادی طلب کرتا ہے ہم ان کو دین میں دخل دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ تو پل صراط ہے جس پر پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں۔ جن بچیوں پر اعتراض ہے میں گواہی دیتا ہوں میں جانتا ہوں بڑی دیر سے بہت سی ہیں جو میرے زیر تربیت ریسرچ کے کام کر رہی ہیں۔ عیسائیت کے متعلق پوری گہری ریسرچ کر رہی ہیں۔ بالکل پاک باز اور صاف دل اور صاف باطن اور صاف گو بچیاں ہیں جو کبھی بھی دنیا کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے سج دھج کر نہیں نکلیں۔ تو ان کو اپنے اعتراض کا نشانہ نہ بنائیں حوصلہ کریں اور وہاں بھی ایسا پردہ رائج کریں جو دین کے پردے کی روح کی ضرور حفاظت کرتا ہو۔

سوال: حضور نے خطبہ میں جو ارشاد فرمایا ہے، کہ کسی کو نیک نہ کہو۔ تو کیا ہم حضور کو بھی نیک نہ کہیں۔ اس کے علاوہ کئی لوگ ہیں جن کو ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں ان کو بار بار سچی خوابیں آتی ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ کیا ان کو بھی نیک نہ کہیں؟

جواب: وہ یہ بات سمجھے نہیں۔ میں نے کب کہا تھا کہ کسی کو نیک نہ کہو۔ میں نے کہا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ اپنے آپ کو نیک نہ قرار دو۔ اللہ متقی کو بہتر جانتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم بتایا تھا۔ اس کے فلسفے پر شاید میں نے پوری تفصیل سے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اور مضمون چونکہ اور بھی بہت سے بیان کے لائق ہوتے ہیں بعض دفعہ ایک آیت پر سرسری گفتگو سے انسان آگے گزر جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ اور انسانی چہرے اور دل کے درمیان بہت پردے ہیں۔ اتنے پردے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو خود بھی اپنے دل کی سچی کیفیت دکھائی نہیں دیتی۔ سوائے اس کے کہ غور کرے اور ٹھہرے۔ جسے خدا تعالیٰ بصیرت عطا کرے۔ پس جن آنکھوں کا اندھا ہونے کا ذکر قرآن میں ملتا ہے۔ وہ آنکھیں باہر ہی دیکھنے سے اندھی نہیں ہوتیں بلکہ اندر دیکھنے میں بھی اندھی ہوتی ہیں۔ ان کی دونوں سمتیں اندھی ہوتی ہیں۔ اور یہ جو نظر کی کمزوری ہے ضروری نہیں کہ اندھے پن تک ہی پہنچ جائے۔ بلکہ بعض دفعہ اس سے ورے بہت سی منزلیں ہیں اندھا ہونے اور بینا ہونے کے درمیان دشوار منازل ہیں اور جوں جوں انسان نابینائی کی طرف حرکت کرتا ہے۔ نفسیاتی لحاظ سے اس کو باہر بھی کم دکھائی دیتا ہے۔ اندر کا بھی کم دکھائی دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بہت گہرا ایک نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اور انفسکم میں جمع کا صیغہ ہے۔ واحد کا نہیں ہے۔ اس میں واحد بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جب قومی خطاب ہو۔ اجتماعی خطاب ہو۔ تو ہر شخص فی ذاتہ بھی مخاطب ہوتا ہے اور قوم اجتماعی طور پر بھی مخاطب ہوتی ہے۔ اس میں گہری حکمت ہے۔ اول یہ کہ اپنے آپ کو تم خواہ مخواہ نہ پاک ٹھہراتے پھرو۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو پاک ٹھہراتے پھرتے ہیں وہ پاک ہوتے ہی نہیں۔ کیونکہ اپنے آپ کو پاک ٹھہرانا ایک ایسا مجاز ہے۔ جو دکھاوے کا مجاز ہے اور اس بات کی بنیاد ہی تقویٰ کی کمی یا تقویٰ کے فقدان میں ہے۔ تو کیسی پیاری بات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ جس کی دلیل وہاں اس طرز بیان کے اندر بیان فرما دی۔ تم اپنے آپ کو اگر نیک ٹھہراؤ گے۔ تو تمہیں شاید علم نہیں تم نہیں جانتے کہ تقویٰ کیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے کون زیادہ متقی ہے۔ اور پھر یہ فرما دیا۔ کہ ہم جو تمہیں پیدائش سے پہلے جانتے ہیں جب ماں کے پیٹ میں تھے۔ اور ہمیں پتہ ہے کہ تم کیا مزاج لے کر نکلے ہو۔ ان سب باتوں میں سب سے پہلے تو انسان مخاطب ہے۔ کہ اپنے آپ کو نیک بنا کر دنیا کو نہ دکھایا کرو۔ جو ہو ویسے رہو۔ اور اپنی تعریفیں نہ کیا کرو۔ خدا کا خوف کرو۔ ہوسکتا ہے تم خود بھی دھوکے میں مبتلا ہو۔ دنیا کو بھی دھوکے میں مبتلا کر دو۔ دوسرا پہلو ہے قومی طور پر یہ عادت بنا بیٹھنا۔ کہ اپنے آدمیوں کو اپنے تعلق والوں کو نیک بنا کر دکھانا۔ کسی کی بزرگی کے چرچے کرنا۔ کسی کے متعلق کہنا کہ فلاں تو بڑا بزرگ بڑا صاحب الہام انسان ہے جب یہ قوموں میں روح پیدا ہوتی ہے تو تقویٰ کا غرور پیدا ہوتا ہے بت پرستی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جگہ جگہ لوگ اپنے بزرگوں کے بت بنا کر ان کو ابھارتے ہیں اور ہمیں تجربہ ہے کہ نظام جماعت کو اس سے شدید نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نیک بیان کرنے سے تو منع فرمایا ہے کسی کو نیک سمجھنے میں تو منع نہیں فرمایا۔

لا تزکوا انفسکم کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اگر تمہارے اندر نیکی ہے تو تمہیں اس کا شعور ہی نہیں ہونا چاہئے یہ طرز بیان ایسی ہے۔ کہ اس کو ظاہر نہ کیا کرو اس کا پراپیگنڈہ نہ کیا کرو اس کا چرچا نہ کیا کرو۔ نیک ٹھہرانے سے مراد یہ ہے کہ پبلک میں لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرنا یہ نیک ہیں وہ نیک نہیں ہیں۔ اس قسم کے مضمون کو تنز کوا سے بیان فرمایا گیا ہے۔ تو کسی کو دل سے نیک سمجھنا یہ ایک طبعی اور فطری بات ہے۔ خدا تعالیٰ یہ حکم کیسے دے سکتا ہے۔ کہ تمہاری عقل تمہارا روزمرہ کا تجربہ کسی کو نیک بتاتا ہو۔ اور تم کہو کہ نیک نہیں ہے۔ ایک بے اختیاری سی چیز ہے میں نے اسی خطبے میں یا دوسرے خطبے میں بڑی تفصیل سے مثال دی تھی۔ کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ کے پاک بندے پھرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے تربیت یافتہ تھے ہم انہیں بزرگ سمجھتے تھے لیکن انہوں نے کبھی اپنے آپ کو بزرگ نہیں کہا۔ ہم جھک کر ان سے مصافحے کرتے تھے۔ ان پر دل فدا ہوتا تھا۔ ان کو دعاؤں کیلئے کہتے تھے۔ مگر ان کے آثار بتاتے تھے۔ کہ وہ اس بات سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہو رہے۔ بلکہ بعض دفعہ شرمندہ ہوتے تھے دو ہاتھ سے کسی بزرگ سے مصافحہ کرتے تو وہ ہاتھ کھینچ لیتا تھا صاف پتہ لگتا تھا کہ اس کے اندر خجالت ہے۔

تو یہ مراد ہے لا تزکوا انفسکم سے۔ اپنے آپ کو خواہ مخواہ بزرگ نہ بناتے پھرو۔ نہ اپنے معاشرے میں کسی کو اس طرح اٹھایا کرو۔ اس سے قوم کو نقصان پہنچے گا۔ اور جس قوم میں یہ رجحان پیدا ہو جائے۔ وہاں جھوٹے بت ضرور پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور جن کو شوق ہو ان کی طرف پھر لوگ دوڑتے ہیں ان کو اٹھاتے ہیں پھر۔ پھر باقاعدہ پارٹیاں بن جاتی ہیں یہ فلاں کو بزرگ سمجھنے والے لوگ ہیں۔ یہ فلاں کو بزرگ سمجھنے والے لوگ ہیں۔ ان کا بزرگ زیادہ سچا ہے۔ ان کا بزرگ کم سچا ہے۔ عجیب و غریب بے ہودہ حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں یہ رجحان ایسا نہیں ہے جو صرف چودہ سو سال پہلے تھا۔ اور اب مٹ گیا ہے۔ اللہ فطرت کی بات کرتا ہے اور فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اللہ نے جو فطرت قائم فرمائی ہے۔ وہ اب بھی ویسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ قرآنی شریعت کبھی تبدیل نہ ہوگی۔ نہ ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ فطرت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور فطرت کے متعلق اللہ کی گواہی ہے۔ کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں پس آج بھی یہی ہوتا ہے جس چیز پر خدا کی اس وقت نظر تھی آج بھی بعینہ اس پر صادق آ رہی ہے۔ پس ہم اپنے تجربے سے بتاتے ہیں کہ یہ جو رجحانات ہیں بزرگ قرار دینا اور بنانا یہ بڑے مہلک انداز ہیں اس سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس سے پیر پرستی کے غلط رجحان قائم ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ کہ ہم آپ کو بزرگ کہیں نہ کہیں مجھے تو ذرا بھی فرق نہیں پڑتا۔ نہ کہیں مجھے اس کا کوئی خوف نہیں۔ لیکن منصب خلافت کے مقام کو پیش نظر رکھیں۔ جو اس کے تقاضے ہیں ان کو پورا کریں بہت کافی ہے۔ لیکن اس سے آگے ایک اور مضمون بڑھے گا اس پر مجھے روشنی ڈالنا لازم ہے۔ سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع قرار دیں یا نہ دیں۔ بات تو وہاں سے شروع ہوگی قرآن کریم میں ایک ہی تو آیت نہیں جس کے اوپر بات ہوتی ہے اور بھی آیتیں ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر روشنی ڈالتی ہیں۔ اس آیت کو نہ بھلائیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اللہ کے نزدیک تم میں سے جو سب سے زیاد متقی ہے۔ وہ سب سے زیادہ عزت کے لائق ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انتخاب فرما کر اللہ نے گواہی دی ہے لوگوں نے آپ کو متقی نہیں بنایا لوگوں کے کہنے سے آپ کی ذات پر کوڑی کا بھی فرق نہ پڑتا تھا۔ جس کو خدا نے ایسے منصب پر قائم کر دیا جس منصب کے لئے وہ خود تقویٰ پر نظر رکھتا ہے اس کا لحاظ کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ اس کو کہیں نہ کہیں اس کو کیا فرق پڑتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکسار کے انتہائی مقام پر فائز تھے اور انکسار کے انتہائی مقام پر ان کا فائز ہونا اس بات کا ضامن تھا کہ آپ رفعتوں کے انتہائی مقام پر بھی فائز ہونگے۔ اس انکسار کے باوجود آپؐ نے بعض جگہ اپنے مقام بیان فرمائے لیکن ساتھ یہ فرماتے رہے بار بار ولا فخر ولا فخر ، ولافخر فرمایا یہ نہ سمجھنا میں فخر سے بات کر رہا ہوں تم بے وقوفی سے ایسی باتیں خود نہ شروع کر دینا اپنے متعلق۔ مجھے اللہ نے بتایا ہے اس لئے میں فرض کے طور پر اعلان کر رہا ہوں۔ ایسی نعمت عطا کی ہے جس پر ساتھ بیان کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ میں مجبور ہوں تو ہر گز ایک ذرہ بھی فخر کا پہلو میرے اس اعلان میں شامل نہیں ہے۔ لیکن امر واقعہ کی مجبوری سے میں ایسا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا تم میں سب سے اعلیٰ سب سے اچھا وہ ہے۔ جو اپنے اہل وعیال سے اچھا ہو۔ وانا خیر کم لاھلی اور میں تم سے اپنے اہل وعیال سے سب سے اچھا ہوں۔ اپنے آپ کو بہترین قرار دے دیا سب سے زیادہ متقی قرار دے دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے ظاہر ہونے کے نتیجہ میں۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ سارے زمانوں کیلئے فرما چکا اور ظاہر کر چکا تھا۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اکرم ہیں اور اس لئے کہ سب سے زیادہ متقی ہیں۔ سب سے زیادہ بہتر ہیں اس کے بعد یہ سوچنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی کو متقی قرار نہ دو۔ یا نعوذ باللہ اس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہو جائیں گے کہ نہیں۔ یہ ناقص جاہلانہ توہمات ہیں ان کا قرآنی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات میں ایک واضح مضمون ہے۔ کہ اپنی برائیاں نہ کرتے پھرو۔ لوگوں کو بزرگ نہ بناتے پھرو۔ اللہ پر چھوڑ دو جس کو خدا نے عزت دینی ہوگی وہ خود اس کا تقویٰ ظاہر فرمائے گا۔ اور خود اسے عزت عطا کریگا۔

سوال: قرآن میں ہے کہ ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کہ نبی مبعوث نہ کر دیں۔ لیکن حضرت یحییٰ اور بہت سے رسول گزرے ہیں جن کے وقت عذاب نہیں آیا؟

جواب: امر واقعہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ میں دنیا میں کوئی ایسا نظام نہیں جاری کرتا جس سے دنیا تہ وبالا ہوتی ہے زلزلے آتے ہیں۔ وبائیں پھوٹتی ہیں۔ بیماریاں پڑتی ہیں یہ ایک اور نظام ہے جو اپنے طور پر جاری وساری ہے۔ اور یہ وہ نظام ہے جس سے زندگی حرکت میں آئی اور زندگی کو آگے بڑھانے کیلئے یہ ضروری محرکات تھے۔ ذرائع تھے طاقتیں تھیں جن سے زندگی کو آگے بڑھانے کا سلیقہ ملا۔ اس کی طلب پیدا ہوئی۔ اس کی مجبوری پیدا ہوئی یہ وسیع مضمون ہے اس کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں۔

میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ خیال نکال دینا چاہئے کہ ہر دنیاوی حادثہ مرور زمانہ سے پیدا ہونے والے واقعات یہ گویا سارے عذاب ہیں۔ اللہ عذاب کی بات کر رہا ہے۔ اور قانون قدرت کا اظہار عذاب الٰہی نہیں ہے۔ زلزلوں میں نیک بھی تو مارے جاتے ہیں۔ اور جب فاقے پڑتے ہیں تو قومیں اس سے متاثر ہوتی ہیں۔ قوم کا ہر فرد متاثر ہوتا ہے بیماریاں بزرگوں کو بھی ہوتی ہیں ادنیٰ آدمیوں کو بھی ہوتی ہیں۔ تو اس کو آپ نے عذاب کیوں تسلیم کر لیا۔ یہ عذاب نہیں ہے۔ اور قرآن کریم عذاب کی بات کر رہا ہے۔ جب ہم کسی قوم کو عذاب دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جب ایک قوم اتنی بدکردار ہو جائے۔ کہ ہماری دوسری تقدیر جاری ہو جاتی ہے اور ہم اس مذہبی تقدیر کے پیش نظر ان کو سزا دینا چاہتے ہیں۔ تا کہ ان کی توجہ ہماری طرف لوٹے۔ ایسا کرنے سے پہلے ہم انہیں ضرور تنبیہ کرتے ہیں۔ جس طرح سڑکوں پر گڑھے کھودے ہوئے ہوں۔ تو ہر مہذب حکومت کا کام ہے کہ مطلع کرے کہ آگے گڑھا آ رہا ہے بچ کر چلو۔ کہیں کوئی خطرات ہوں۔ بدامنی ہو۔ تو اعلان کر دیئے جاتے ہیں کہ فلاں رستوں پر نہ چلو۔ تو کیا اللہ تعالیٰ ہی ایسا ہے جو بغیر کسی وارننگ بغیر کسی تنبیہ کے قوموں کو پکڑ لے۔ اس لئے یہ مراد ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے ضرور تنبیہ کا ایک نظام جاری کرتے ہیں۔ اور آخری پکڑ سے پہلے ان کو ایک بھیجے ہوئے کے ذریعے متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد بھی نہیں لی جاسکتی۔ کہ روزمرہ کی زندگی کے جرائم کے وبال میں سے ہر ایک پر اللہ متنبہ کرتا ہے۔ کچھ تنبیہات ہیں جو ساری دنیا میں مذاہب کے ذریعے جاری ہو چکی ہیں۔ اور وہ معروف ہیں۔ جو سب مذاہب میں مشترک ہیں جھوٹ نہ بولو۔ گندگی نہ کرو ظلم نہ کرو۔ کسی کے حقوق سلب نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ تو نہیں کہ ان میں سے ہر شخص جو گناہ کرتا ہے اس کی سزا پائے۔ تو وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف تو کوئی متنبہ کرنے والا نہیں بھیجا۔ وہ تعلیمات جو عام ہو چکی ہوں۔ اور قانون بن چکی ہوں بہ حیثیت قانون رائج ہو چکی ہوں۔ ان پر الگ متنبہ کرنے والا نہیں آیا کرتا۔ لیکن متنبہ کرنے والے اس وقت آتے ہیں جب کوئی قوم تباہی کے گڑھے پر پہنچ چکی ہو۔ اور وہ تباہی کے گڑھے پر پہنچنا جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے از خود جرائم کے نتیجوں کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً ایڈز کی بیماری پھیل رہی ہے۔ جو جنسی بے راہ روی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی جنسی بیماری ہے اب وہ ایک طبعی نتیجہ ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہاں خداتعالیٰ نے وارننگ نہیں دی۔ تعلیم عام ہو چکی ہے۔ اگر تم اسے نظر انداز کرو گے۔ اور جانتے ہو کہ یہ تمام مذاہب میں مکروہ باتیں ہیں۔ تو پھر تم کو اس کی سزا ملتی چلی جائے گی لیکن جب ایک چیز ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ کسی قوم کی ہلاکت کا سوال اٹھ جائے۔ کسی قوم کی صف لپیٹی جانے والی ہو۔ تاریخ میں تبدیلی پیدا کی جا رہی ہو۔ قوموں کے عروج وزوال کے سوال اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ وہ مواقع ہیں جب خداتعالیٰ ضرور تنبیہ کرنے والا بھیجتا ہے۔ دین میں جو ظاہری طور پر عملاً دین سے روگردانی اور انحطاط شروع ہوا ہے لمبے عرصے سے شروع ہوا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں ایک مہدی تنبیہ کرنے والے کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک عیسیٰ ابن مریم تنبیہ کرنے والے کا ذکر فرمایا ہے۔ تو اس چودہ سو سال میں کیا کوئی عذاب نہیں آیا۔ عذاب آتے رہے ہیں جب ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا تھا۔ تو ایک بزرگ کو جب دعا کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے یہی جواب دیا۔ میری دعا اب کیا کام کر سکتی ہے۔ ساری رات میں دعا کرتا رہا۔ اور مجھے الہام ہوتا رہا۔

یاایھا الکفار اقتلوا الفجار۔ کہ گویا خدا مجھے سمجھا رہا ہے کہ اس وقت تو ہم یہ تقدیر جاری کر چکے ہیں اے کفار ان بدکردار مسلمانوں کو ہلاک کرو۔ اب یہاں خدا کی یہ سزائیں چلتی ہیں وہاں الگ الگ تنبیہ کرنے والے نہیں آتے۔ مگر جب ساری قوم ایسے انحطاط میں مبتلا ہو جائے۔ کہ ایک انقلابی تبدیلی کا وقت آ گیا ہو۔ اس وقت ضرور خدا کی طرف سے ایک آنے والا آتا ہے پس یہ خیال جس طرح انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کے پیش کرنے کے انداز میں غلطی تھی۔ اس لئے اس پر اعتراض پیدا ہوا ہے۔

انسانی جسم میں خوراک کی اہمیت

اگر غذا زندگی کے لئے ضروری ہے تو اس کی زیادتی صحت کے لئے نقصان دہ بھی ہے

غذا ہر جاندار کی بقاء کیلئے بے حد ضروری ہے۔ غذا جسم میں ایندھن کا کام دیتی ہے۔ اس سے صرف پیٹ بھرنے کا ہی کام نہیں لینا چاہئے بلکہ ایسی غذا کا انتخاب کرنا چاہئے جو ہمارے جسم کو بھرپور توانائی بھی فراہم کرے۔ غذا مناسب ہو تو جسم کا نظام بھی درست رہتا ہے۔

غذا اور صحت لازم وملزوم ہیں۔ غذا کے پکانے اور کھانے میں احتیاط ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کا عجیب نظام بنایا ہے۔ اس میں ٹھوس اور سیال دونوں مادے موجود ہیں۔ دانت، ہڈیاں، کھوپڑی سخت ہیں تو خون رقیق مادہ ہے۔ دل، جگر، گردے نرم اعضاء ہیں۔

بنیادی طور پر جسم خلیوں سے بنا ہے اور یہ خلیہ ہی حیات کی اکائی ہے۔ خلیئے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ ان کی مرمت بھی ہوتی ہے اور نئے خلیئے بھی بنتے رہتے ہیں۔ ان خلیوں کی تعمیر ومرمت کے لئے غذا انتہائی اہم ہے۔

اسلامی طب پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ غذا کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ غذا سے علاج کیا گیا پھر دوسرے نمبر پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

رسول کریمؐ کے پاس اس وقت کے مدینہ منورہ کے طبیب آئے اور کہا کہ ہمارے پاس کوئی مریض نہیں آتا ہم بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ لوگ پیٹ پوری طرح بھرنے سے قبل کھانے سے ہاتھ روک لیتے ہیں۔ ان کی صحت مندی کا راز کم خوری ہے۔ آپؐ نے فرمایا معدہ انسانی جسم میں حوض کی مانند ہے اس سے نالیاں جسم کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں اگر معدہ تندرست ہوگا تو یہ نالیاں صحت مند اشیاء لے کر جائیں گی ورنہ یہ نالیاں بیماری لے کر جائیں گی۔

طب جدید نے اسلام کی سینکڑوں برس پہلے کی کہی گئی ان باتوں کو سو فیصد درست قرار دیا ہے۔ آج کے ڈاکٹر بھی غذا کو صحت کے لئے مفید قرار دیتے ہیں۔

لہسن وپیاز صحت کے لئے بہت اہم ہیں۔ یہ ہائی بلڈ پریشر سے بچاتے ہیں۔ خاص طور پر لہسن دائمی نزلہ وزکام سے بچاتا ہے۔ اسے کچا کھایا جائے تو بہت مفید ہے۔ خون کی تنگ نالیوں کو کشادہ کرتا ہے۔ خون کو پتلا رکھتا ہے۔ دل کے حملے سے بچاتا ہے۔

بھوننے سے ان کی افادیت میں قدرے کمی آجاتی ہے۔

لہسن پیاز کے بعد ہری سبزیاں قدرت کا ایک عظیم تحفہ ہیں۔ ان میں پروٹین سے لے کر کیلشیم اور تیل شامل ہوتا ہے اور وہ خاص جز بھی شامل ہے جو چربی اور تیل کو جسم میں ''حیاتین الف'' میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس حیاتین کی کمی سے آنکھیں متاثر اور بینائی میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

غذا سے اگر زندگی کی بقاء ہے تو اس کی زیادتی صحت کے لئے خطرناک بھی ہے۔ ''ذیابیطس'' (شوگر) کے مرض کی ایک اہم وجہ بسیار خوری بھی ہے۔ اس مرض پر غذا کو کنٹرول کرنے سے قابو پایا جاسکتا ہے۔

غذا کی بھی قسمیں ہیں۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق غذا کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر ایک کی اپنی اپنی افادیت اور اہمیت ہے۔ توانائی دینے والی غذا میں کاربوہائیڈریٹ سرفہرست ہے۔ یہ ہمیں نشاستہ، آلو، دلیا، شکر، مٹھائیاں، مربے، شربت، چاول وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ان کا استعمال اعتدال سے کرنا چاہئے۔

پروٹین (Protien)

پروٹین سے ہمارا جسم قوت حاصل کرتا ہے۔ یہ جسم میں نئے ٹشو بناتی اور پرانے ٹشوؤں کی جگہ پر کرتی ہے۔ پروٹین ہمیں جانوروں اور سبزیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ جانوروں سے حاصل ہونے والی پروٹین کا بوجھ ہمارے گھریلو بجٹ پر خاصا پڑتا ہے۔ گوشت، مچھلی، مرغی، پنیر، انڈے اور دودھ وغیرہ سے سبزیوں کی نسبت زیادہ پروٹین ملتی ہے۔ چونکہ گوشت وغیرہ سے جو پروٹین

حاصل ہوتی ہے وہ عام متوسط یا غریب آدمی آسانی سے برداشت نہیں کرسکتا اس لئے وہ سبزیوں سے باآسانی پروٹین حاصل کرسکتا ہے۔مٹر، پھلیاں، دالیں اور خشک میوہ جات میں وافر پروٹین پائی جاتی ہے۔

مختلف غذاؤں میں مختلف معیار کی پروٹین پائی جاتی ہے۔

گیہوں کا آٹا، دالیں اور چاول میں پائی جانے والی پروٹین سے جسم کو حرارت اور قوت ملتی ہے۔جسمانی نشوونما کے لئے پروٹین بے حد اہم ہے۔جن بچوں کو پروٹین نہیں ملتی ان کے قد اور وزن نہیں بڑھتے۔

پروٹین جسم میں شکر کو متناسب درجہ پر قائم رکھتی ہے۔اس سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ جسم میں آکسیجن کی شمولیت کی رفتار باقاعدہ رہتی ہے۔اس کی کمی سے خون کے سرخ ذرات جو پھیپھڑوں سے آکسیجن جسم کے مختلف حصوں کو مہیا کرتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

پروٹین کے لفظی معنی "اولین مقام والے" ہیں۔ غذا میں اسے اول مقام حاصل ہے۔ یہ ہر عمر کے لئے لازمی ہے۔

پروٹین کی کمی سے جہاں بچوں کی نشوونما نہیں ہوتی۔خون کی کمی رہتی ہے۔قد نہیں بڑھتا اسی طرح بڑوں میں پاؤں پر سوجن نمایاں لگتی ہے۔جسم میں ناتوانی سی رہتی ہے۔ایک بالغ آدمی کو روزانہ دو گلاس دودھ، ایک انڈا، پنیر، دال، مغزیات، وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔لسی بھی بہت مفید مشروب ہے جو ہر عمر کے لوگوں کے لئے مفید ہے۔

وٹامنز (Vitamins)

بہت تھوڑی مقدار میں وٹامنز ہمارے جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔وٹامن دراصل لفظ "وٹاامین" تھا جس کو پولینڈ کے ایک سائنس دان نے دریافت کیا۔اس لفظ کا مطلب ہے "زندگی اور صحت کا لازمی جز" بعد میں یہ وٹامن کے طور پر معروف ہوا۔اب تک بیس سے زیادہ وٹامن دریافت ہو چکے ہیں۔یہ قلیل مقدار میں ہونے کے باوجود انتہائی ضروری ہے۔ان کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے گاڑی میں سارے کل پرزے درست ہوں، پٹرول بھی موجود ہو مگر گاڑی کو اسٹارٹ کرنے کے لئے "اسپارک" کی ضرورت ہوتی ہے جس سے پٹرول جلتا اور طاقت پکڑتا ہے۔انسانی جسم میں بھی وٹامن (حیاتین) "اسپارک" کا کام دیتے ہیں۔ان کے ساتھ ملنے سے غذا جزو بدن بنتی ہے۔وٹامن کئی قسموں کے ہیں اور ان کا حصول متوازن غذا سے ہی ممکن ہے۔تازہ سبزیاں پھل، انڈے، دودھ اور گوشت، مچھلی ان کا اہم ذریعہ ہیں۔

چکنائی (Fats)

یہ انسانی جسم کو گرمائی اور توانائی دیتی ہے۔یہ کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔یہ ہمیں مکھن، مارجرین سبزیوں کے تیل، مچھلی کا تیل، کریم پنیر، انڈوں اور دودھ سے حاصل ہوتی ہے۔

زیادہ چکنائی کھانے سے خون میں کولسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور دل کے امراض جنم لینے لگتے ہیں۔پورے دن میں ایک چھٹانک (50 گرام) سے زیادہ چکنائی نہیں کھانی چاہئے۔

نمکیات (Minerals)

یہ جسم کے نظام کو درست رکھتے ہیں۔ ہماری روزمرہ کی خوراک میں پائے جاتے ہیں۔ان میں پہلے نمبر پر لوہا ہے۔(Iron) جو کلیجی، گردے، دل اور انڈے وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔اس کے علاوہ آئرن کی کچھ مقدار گوشت، مچھلی، سبز پتوں والی سبزیاں، آلو اور پھلوں میں بھی پائی جاتی ہے۔"لوہا" جسم میں خون کے سرخ ذرات (Cells) کو بننے میں مدد دیتا ہے۔جس کی وجہ سے ہمارے جسم کو آکسیجن مہیا ہوتی ہے۔

دوسرے نمبر پر کیلشیم (Calcium) اور فاسفورس (Phosphorus) ہے جو دانتوں اور جسم کی ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے۔بچوں اور حاملہ عورتوں کے لئے بے حد ضروری ہے۔عمر رسیدہ لوگوں کو بھی کیلشیم ضرور کھانا چاہئے کیونکہ اس عمر میں ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ کو روکنے کے لئے کیلشیم بہت ضروری ہے۔

یہ دودھ، انڈوں، مچھلی، روٹی اور سبزیوں میں ملتی ہے۔ مل بھی کیلشیم کا ایک ذریعہ ہیں اس کے علاوہ ہڈیوں کی یخنی میں بھی کیلشیم وافر اور مفت مل جاتی ہے۔

"سوڈیم" یہ ہمارے جسم کے سیال میں نمک کی صورت میں موجود رہتا ہے۔

پانی (Water)

پانی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ایک عام آدمی کو روزانہ آٹھ سے دس گلاس پانی ضرور پینا چاہئے۔ پانی ہمارے جسم کے فاضل گندے مادے باہر نکالنے میں معاون ہوتا ہے۔

وٹامنز کا مختصر جائزہ

وٹامن اے: یہ بچوں کی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے۔آنکھ کی بینائی اسی کی وجہ سے تیز ہوتی ہے۔کھال اور جلد کی حفاظت کرتا ہے۔یہ دودھ، مکھن، پنیر، مچھلی اور گاجروں وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔

اس وٹامن کی کمی سے جلد پر خشکی نمودار ہونے لگتی ہے۔جو بعد میں کھجلی بن کر پورے جسم پر پھیل جاتی ہے۔بالوں میں کھردرا پن آ جاتا ہے۔جلد کی رنگت بدلنے لگتی ہے۔آنکھوں کی چمک معدوم ہو جاتی ہے اور وہ بے رونق نظر آنے لگتی ہیں۔روشنی میں چندھیا جاتی ہیں اور شب کوری کا مرض بھی ہونے لگتا ہے۔آنکھوں میں آنسو نہ آنے کا سبب بھی اس وٹامن کی کمی اور نگاہ کی کمزوری ہوتا ہے۔پالک، بتھوا، سلاد، کرم کلہ، مٹر، خوبانی، ٹماٹر میں وٹامن اے زیادہ ہے اسے کھا کر مرض سے بچا جاسکتا ہے اور قابو بھی پایا جاسکتا ہے۔

وٹامن بی: وٹامن بی کی تعداد بارہ ہے جن کے مجموعہ کو وٹامن بی کمپلکس کہتے ہیں۔ان کے قدرتی ذرائع یہ ہیں۔خمیر، انڈے کی زردی، کلیجی، لوبیا، مٹر، چاولوں کی بھوسی، دالوں کو نپلیں (دال بھگو کر رکھنے سے چند دن بعد کونپلیں پھوٹتی ہیں ان میں وافر مقدار میں وٹامن بی پائی جاتی ہے۔ چین میں سبزیوں کی دکانوں پر یہ کونپلیں ڈھیروں کے حساب سے اور بہت ہی سستی ملا کرتی ہیں)۔وٹامن بی کی کمی سے جسم میں سستی غالب آ جاتی ہے۔بدہضمی اور قبض ہوتا ہے۔مزاج میں چڑچڑا پن زیادہ ہوتا ہے۔اعصابی بیماریاں ہونے لگتی ہیں۔وٹامن بی 2 کی کمی سے ہونٹ سوج کر پھٹ جاتے ہیں۔خون بہنے لگتا ہے۔آنکھوں میں پانی آنے لگتا ہے، پڑھنے یا ٹی وی دیکھنے سے آنکھیں بوجھل ہونے لگتی ہیں۔باچھیں بھی کٹ جاتی ہیں۔یہ وٹامن دودھ، کلیجی، گردے، انڈے کی زردی میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن بی 3 اور وٹامن بی 5 یہ ہمیں جگر، کلیجی، اناج، مونگ پھلی، بادام، انڈے، پنیر، مچھلی، دودھ، گوشت، خمیر میں ملتا ہے۔

اس کی کمی سے بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں درد رہتا ہے۔ذہن پر عجیب ساخوف وہراس چھایا رہتا ہے۔انسان کھویا کھویا اور بے چین رہنے لگتا ہے۔بعض اوقات بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور وہم کا شکار ہونے لگتا ہے۔

وٹامن بی 5 کی کمی سے کھال کھردری ہونے لگتی ہے۔ذہنی توازن بگڑنے لگتا ہے۔پاؤں کے تلوے ہر وقت جلتے رہتے ہیں۔بال بھی جوانی میں سفید ہونے لگتے ہیں۔یہ ہمیں چاول کے بھوسے، مٹر، گیہوں، جو، کلیجی، دل، گردہ، انڈے کی زردی، اخروٹ، سویابین سے حاصل ہوتا ہے۔

غذا میں بکرے کی کلیجی شامل کرنے سے بہت سی شکایات سے نجات مل جاتی ہے۔آلو بھی ضرور کھانے چاہئیں۔ بالوں کی سفیدی کے لئے کالے چنوں کا شوربہ ہفتے میں دوبار ضرور کھانا چاہئے۔

وٹامن بی 12: یہ انسانی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔اس کی کمی سے خون میں سرخ ذرات بڑھ جاتے ہیں۔کیل مہاسے بھی اس کی کمی سے نکلتے ہیں۔یہ ہرے پتوں اور کلیجی وگردے میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن سی: اچھی صحت کے لئے یہ وٹامن بہت ضروری ہے۔اس کی کمی سے جوڑوں میں درد، مسوڑوں میں جلن ورم اور دانتوں سے خون نکلتا ہے۔یہ ہری ترکاریوں، گریپ فروٹ، ٹماٹر، مالٹا، املی، لیموں اور تازہ پھلوں میں پایا جاتا ہے۔یہ ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے لہٰذا پھل یا سبزی کاٹ کر ڈھانپ کر رکھیں۔

وٹامن ڈی: اسے دھوپ کا وٹامن بھی کہتے ہیں۔

یہ وٹامن کیلشیم اور فاسفورس کے ساتھ مضبوط ہڈیوں اور دانتوں کی ساخت کے لئے ضروری ہے۔

مچھلی کے تیل اور دودھ والی چیزوں میں ملتا ہے۔

ہمارا جسم خود بھی وٹامن ڈی پیدا کرتا ہے۔جب سورج کی روشنی جلد پر پڑتی ہے تو کھال کے نیچے جو چربی کی ایک تہہ ہوتی ہے اس میں موجود "ارگوسٹرال" وٹامن ڈی میں تبدیل ہو کر جمع ہوتا ہے۔یہ پانی میں حل نہیں ہوتا چربی میں گھلتا ہے۔

اس کی کمی سے ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔بچوں کے دانت دیر سے نکلتے اور ٹیڑھے بدوضع نظر آتے ہیں۔ہڈیاں سیدھی رہنے کی بجائے مڑنے لگتی ہیں۔ایسے تنگ مکان اور گلیاں جہاں دھوپ کا گزر نہ ہوتا ہو وہاں رہنے والے لوگ وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

بچوں کو وٹامن ڈی والی خوراک ضرور دینی چاہئیں ورنہ ان کے قد چھوٹے اور ہڈیاں مڑی تڑی ہو جاتی ہیں۔دھوپ کے علاوہ دودھ، مکھن اور کلیجی ضرور کھلانا چاہئے۔

وٹامن ای: یوں تو سارے وٹامن ہی ضروری ہیں مگر جدید تحقیق سے ثابت ہو رہا ہے کہ وٹامن ای حیات بخش وٹامن ہے۔گندم اس کا اہم ذریعہ ہے۔اس کے علاوہ مکئی، سویابین، زیتون کا تیل، پستہ، گوبھی، پالک، مٹر، اخروٹ، کلیجی، انڈے کی زردی میں بھی موجود ہے۔بغیر چھنا اناج بھی اس وٹامن کا ایک ذریعہ ہے۔

اس کی کمی سے خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں۔خواتین کو 45 سال کی عمر کے بعد دس گناہ زیادہ یہ وٹامن کھانا چاہئے۔(روزانہ 30 ملی گرام عام آدمی کو کھانا چاہئے) بوڑھے لوگوں کو بھی یہ وٹامن زیادہ کھانا چاہئے۔صحت وتوانائی کے لئے بے حد ضروری ہے۔

چکی کا پسا ہوا آٹا اس کے لئے نعمت ہے۔اسے عضلات کی وٹامن بھی کہتے ہیں اور دل بھی ایک عضلہ ہے یہ دل کے امراض میں بھی مفید ہے۔اعصاب کو سکون ملتا ہے۔تکان دور ہوتی ہے۔بلڈ پریشر میں بھی مفید ہے۔اس سے خون میں گٹھلیاں نہیں بنتیں۔زخم پر کھرنڈ آتا ہے اور زخم جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔اس کے کھانے اور لگانے سے جلد کے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

اس وٹامن کے کھانے سے پیشاب آتا ہے۔لہٰذا استسقائی کیفیت کے مریضوں کو سکون ملتا ہے۔

اس کو کھانے سے سانس نہیں پھولتا۔خون کی بال جیسی باریک رگوں کی دیواروں کو مضبوط بناتی ہے۔زخمی اور ٹوٹ پھوٹ والے دل کے لئے ازحد ضروری ہے۔

خون کی فراہمی بحال کرنے میں مدد دیتی ہے۔

خون کی رگیں کشادہ ہوتی ہیں اور اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔اس سے دوران خون بہتر رہتا ہے۔جسم کے ہر عضلے اور ریشے کو آکسیجن ملتی رہتی ہے۔

اس کو توانائی اور جوانی کا وٹامن بھی کہتے ہیں۔اسی سال سے زیادہ عمر کی باربرا کارٹ جس نے وٹامن پر ایک کتاب "بک آف یوتھ" لکھی ہے۔وہ خود بھی اس وٹامن کی جیتی جاگتی مثال ہے جو اسی سال سے اوپر ہونے کے باوجود کم عمر دکھائی دیتی ہے۔

وہ لکھتی ہے کہ "اس وٹامن کے مسلسل استعمال سے بڑھاپے کا عمل رک جاتا ہے جسم اسمارٹ رہتا ہے، شخصیت دلکش ہوتی ہے"۔

یہ وٹامن جلی اور جھلسی ہوئی جلد کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔اس وٹامن کو افزائش نسل کا وٹامن بھی کہا جاتا ہے۔بڑی عمر کے امراض کے تدارک کے لئے بھی یہ وٹامن بے حد مفید ہے۔اس سے کمزوری اور تھکن کا احساس نہیں ہوتا۔

دل کی تکالیف، دل کے درد، جگر اور گردوں کی شکایات، پاؤں کی وریدوں کا پھولنا، جلنے کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

گویا یہ وٹامن ای ......زندگی ہے، جوانی ہے، توانائی ہے اور راحت ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم مرزا سلمان احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو امریکہ میں 20 جون 2002ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام ''زین احمد'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میر داؤد احمد صاحب آف واشنگٹن کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ نومولود کو نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو مکرم ظہور احمد قریشی صاحب آف نابھہ سابقہ طالب علم گورنمنٹ کالج لدھیانہ سال 47-45ء اور سابقہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یا ان کے بارہ میں کوئی معلومات ہوں تو درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ مکتوب یا فون اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ منجانب چوہدری نذیر حسین چٹھہ فیصل آباد ایڈووکیٹ فون رہائش: 713387 آفس: 633922

درخواست دعا

مکرم صالح محمد صاحب سابق کارکن عملہ حفاظت لکھتے ہیں کچھ عرصہ قبل خاکسار کے دو بیٹوں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ایک تو ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن دوسرے بیٹے مکرم محمد کریم ناصر کی ٹانگ میں جو راڈ ڈالا گیا تھا وہ دو دفعہ ٹوٹ چکا ہے۔ اب تیسری دفعہ آپریشن ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال سڈنی آسٹریلیا کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل اور ان کی اہلیہ مورخہ 3 جولائی 2002ء کو چار بجے صبح اسلام آباد جاتے ہوئے چنیوٹ میں کار ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح مکرم امان اللہ باجوہ صاحب جو کار چلا رہے تھے بھی شدید زخمی ہیں۔ تینوں افراد فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفاء یابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ولد حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 26 جون 2002ء کو ربوہ میں بعمر 92 سال وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ ربوہ کے قدیمی رہائشی تھے۔ آپ مکرم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ مکرم مولوی عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے صاحبزادے مکرم ایم اشرف صاحب نارتھ کراچی طبی محقق اور ایم ڈی مکسڈ فروٹ سویٹس ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے درخواست دعا ہے۔

تخت ہزارہ میں ایک تقریب

مورخہ 31 مئی 2002ء کو تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے ان 16 طلبہ و طالبات کے اعزاز میں تخت ہزارہ میں تقریب منعقد ہوئی جنہوں نے اپنے سکولوں میں پوزیشنز حاصل کی ہیں۔ اس موقع پر مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ تخت ہزارہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اختتام پر مکرم محمد اشرف علی صاحب صدر حلقہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان طلبہ و طالبات کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ مغل پورہ لاہور کی رسید بک نمبر 2752 گم ہو گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ جس دوست کو یہ رسید بک ملے براہ کرم دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (قائد مال انصاراللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

فلائی میں گولڈ میڈل 4X100 میٹر میڈلے ریلے (ٹیم ایونٹ) میں سلور اور 4X100 میٹر فری سٹائل ریلے (ٹیم ایونٹ) میں برونز میڈل حاصل کیا۔ موصوف ربوہ سوئمنگ پول کے تربیت یافتہ ہیں اور وہیں پر باقاعدگی سے تیراکی کی مشق کرتے چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ تمام اعزازات مبارک فرمائے۔ اور آئندہ بھی مزید ترقیات سے نوازتا رہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روسی اور جرمن طیاروں میں ٹکر

جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی مشترکہ فضائی حدود خصوصاً جرمن ریاست کے اوپر دوران پرواز روس اور جرمن جہازوں کے میان ٹکراؤ سے کم از کم 95 افراد ہلاک ہو گئے۔ روسی ایئر لائن کا طیارہ ماسکو سے سیاحوں کو لے کر بارسلونہ جا رہا تھا کہ مخالف سمت سے آنے والے مال بردار طیارے سے ٹکرا گیا۔ بحرین سے برسلز جانے والے مال بردار طیارے کو 2 خواتین پائلٹ اڑا رہی تھیں۔ فضا میں ٹکرانے کے بعد طیاروں میں آگ بھڑک اٹھی۔ ملبہ کئی کلومیٹر تک علاقہ میں بکھر گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں 52 بچے بھی شامل تھے جو والدین کے ہمراہ تفریح کے لئے جا رہے تھے۔ دونوں طیارے حادثے سے بچنے کی کوشش میں ٹکرائے ایئر کنٹرولر کی 3 دفعہ ہدایت کے باوجود روسی پائلٹ نے تاخیر سے بلندی کم کی۔ عین اسی وقت بوئنگ 757 نے آٹو میٹک سگنل ملتے ہی غوطہ لگایا۔ جس سے حادثہ پیش آیا روسی نائب وزیر نے کہا ہے کہ حادثہ انسانی غلطی سے ہوا۔

اسرائیل نے ریزرو فوجی طلب کر لئے

اسرائیل نے مغربی کنارے کے شہروں پر اپنا قبضہ مضبوط کرنے کیلئے مزید ہزاروں ریزرو فوجی طلب کر لئے ہیں اسرائیلی فوج جو مغربی کنارے کے آٹھ میں سے سات شہروں پر قبضہ کر چکی ہے گزشتہ روز جنین کے شہر الزبیدہ میں داخل ہو گئی۔ اور گھر گھر تلاشی کے دوران متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔

مقابلوں میں 8 کشمیری جاں بحق

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں مقابلوں میں مزید 8 کشمیریوں کو جاں بحق کر دیا۔ سری نگر میں ایک شخص کو گرفتار کرنے کے بعد تشدد کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ مختلف مقامات پر فوج اور مجاہدین میں جھڑپیں ہوئیں۔ ضلع راجوری میں حریت پسندوں نے فوجی کیمپ پر حملہ کر دیا چار فوجی ہلاک ہو گئے۔ اسی طرح اودھم پور میں بھی چار بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کے چیئرمین محمد احسن کو گرفتار کر لیا گیا۔

یاسر عرفات کو ملک بدر کرنے کا پروگرام

اسرائیلی حکومت نے فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کو اغوا کر کے ملک بدر کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ ریڈیو تہران نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم شیرون نے یاسر عرفات کی جلاوطنی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ یاسر عرفات فلسطین کے صدر برقرار رہے تو حالات مزید بدتر ہو جائیں گے۔ کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ فلسطینی قیادت میں تبدیلی لائے بغیر مشرق وسطی میں صلح کے عمل میں پیش رفت ممکن نہیں۔ رملہ میں اسرائیلی فوجیوں نے یاسر عرفات کے دفتر کا محاصرہ کئے رکھا۔ ہزاروں فلسطینیوں نے غزہ میں اسرائیلی محاصرہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔

آسٹریلیا میں غیر ملکیوں کی شامت

امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کے بعد آسٹریلیا میں غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کی شامت آ گئی۔ سٹوڈنٹ ویزا پر آسٹریلیا جا کر کام کرنے والوں کے ویزے کینسل کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ زیادہ تر غیر ملکی سٹوڈنٹ ویزا پر کام کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں 80 فیصد حاضری ضروری ہوتی ہے۔ گزشتہ سال 3 ہزار ویزے کینسل کئے گئے۔

انڈونیشیا میں بس حادثہ

انڈونیشیا میں ایک بس جو کہ کنڈر گارٹن سکول کے بچوں کو پکنک کے لئے لے جا رہی تھی مشرقی جاوا میں ایک گہری کھائی میں گر گئی جس سے کم از کم 22 افراد ہلاک ہو گئے۔

امریکی الرٹ رہیں

امریکی محکمہ خارجہ نے دنیا بھر میں اپنے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ہوشیار رہیں امریکہ کی یوم آزادی کے موقع پر دہشت گردوں کی طرف سے امریکی شہریوں کے خلاف حملوں کی اطلاعات ہیں۔ سیکورٹی کا انتظام کریں۔ خودکش حملے ہو سکتے ہیں۔ امریکیوں کو اغوا بھی کیا جا سکتا ہے۔

الیکشن لڑنے پر آمادہ کیا جا رہا ہے

بھارت میں امریکی سفارتخانے نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکی وفد حریت لیڈروں کو ریاست کے اکتوبر میں ہونے والے الیکشن میں حصہ لینے کیلئے آمادہ کر رہا ہے۔ امریکی ٹیم کے علاوہ کئی دوسرے مغربی ممالک نے بھی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے ٹیمیں مقبوضہ کشمیر بھجوا دی ہیں۔

افغانستان میں امریکی بمباری سے 250 جاں بحق

افغانستان کے صوبہ اوزگان میں امریکی طیاروں کی بمباری سے 250 افغان باراتی جاں بحق ہو گئے۔ شادی کی تقریب میں افغانی ہوائی فائرنگ کر رہے تھے۔ علاقے کے گشت پر امریکی طیاروں کے پائلٹوں نے سمجھا کہ فائرنگ طیاروں پر کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بمباری شروع کر دی۔

یاسر عرفات سے تمام رابطے معطل

امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ نے یاسر عرفات سے تمام رابطے معطل کر دیئے ہیں اور انہیں بحال کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

جمعرات	4-جولائی	زوال آفتاب	1-13
جمعرات	4-جولائی	غروب آفتاب	8-20
جمعہ	5-جولائی	طلوع فجر	4-26
جمعہ	5-جولائی	طلوع آفتاب	6-05

امریکہ سے 132 مزید پاکستانی واپس

امریکہ میں 11 ستمبر کے بعد گرفتار کئے جانے والے ایک سوتیس سے زائد غیر قانونی تارکین وطن کو امریکہ سے ڈی پورٹ کر کے پاکستان بھجوا دیا گیا- واشنگٹن ٹائمز کے مطابق اس ضمن میں امریکی حکومت اور پاکستانی سفارت خانہ میں باقاعدہ ایک سمجھوتہ ہوا جس کے تحت گرفتار شدہ پاکستانیوں کو ایک پاکستانی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس بھجوا دیا گیا- واشنگٹن ٹائمز کے مطابق جن 132 افراد کو پاکستان بھجوایا گیا ہے ان میں 110 امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی پر جبکہ 22 کو دیگر الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے-

جنوبی ایشیا میں کشیدگی کم ہوئی

چین نے کہا ہے کہ پاکستانی صدر جنرل مشرف بھارت سے تمام متنازعہ امور کو پرامن طریقے اور بات چیت کے ذریعے حل کرانا چاہتے ہیں- ترجمان چینی وزارت خارجہ نے صدر مشرف کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی وجہ سے جنوبی ایشیا میں کشیدگی کم ہوئی ہے-

راولپنڈی میں لشکر جھنگوی کے تین دہشت گرفتار

راولپنڈی پولیس نے کالعدم لشکر جھنگوی کے تین خطرناک دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں آتشیں اسلحہ برآمد کر لیا ہے مخبری پر مختلف علاقوں کی مشترکہ پولیس پارٹی نے علاقے کو گھیرے میں لے کر دہشت گردوں پر حملہ کر دیا- دہشت گردوں کی جوابی کارروائی پر مقابلہ شروع ہو گیا-

کالا خطائی روڈ پر پولیس مقابلہ

شاہدرہ ٹاؤن کے علاقہ میں کالا خطائی موڑ کے قریب پولیس نے مبینہ پولیس مقابلے میں چار نامعلوم ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا- پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے چاروں ڈاکوؤں کا تعلق کالعدم لشکر جھنگوی کے زیر حراست ملزم اکرم لاہوری سے تھا- ڈاکو نارنگ منڈی سے گاڑی پر آرہے تھے ناکے پر پولیس نے رکنے کا اشارہ کیا جس پر انہوں نے فائرنگ کر دی- جوابی فائرنگ سے چاروں ہلاک ہو گئے-

نواز شریف اکتوبر سے قبل پاکستان آئینگے

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائمقام صدر اور رہنما جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ آئینی ترامیم کے خلاف احتجاجی تحریک چلائیں گے- نواز شریف انتخابات میں حصہ لینے کے اہل ہیں وہ اکتوبر سے قبل وطن واپس آ کر انتخابات میں حصہ لیں گے- جیل سے روزنامہ دن کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے ان خیالات کا اظہار کیا-

افغانستان سے پاکستانی قیدیوں کی بھارت منتقلی

گزشتہ ماہ افغانستان سے پاکستانی قیدیوں کی بھارت منتقلی کا نوٹس لیتے ہوئے اسلام آباد کے اعلیٰ حکام نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے- تفصیلات کے مطابق سینئر بھارتی انٹیلی جنس حکام نے دو ایم آئی 17 ہیلی کاپٹرز کے ذریعے 30 پاکستانی قیدیوں کو شمالی افغانستان کے قصبے قندوز سے بھارتی دارالحکومت نئی دہلی منتقل کرنے کا آپریشن کیا- اس آپریشن کو اتنا خفیہ رکھا گیا کہ اعلیٰ افغان حکام اور قندوز میں تعینات امریکی و دیگر اتحادی فورسز کو بھی اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی- مبصرین کے مطابق یہ معاملہ پاکستان کے بعض اتحادی پارٹنرز کے ساتھ تعلقات خراب کر سکتا ہے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ بھارتی ادارے کسی بھی وقت کوئی ایسی فرض کارروائی کر سکتے ہیں جس سے دونوں ممالک ایک بار پھر جنگ کے دہانے پر پہنچ جائیں گے-

وزارت سائنس و ٹیکنالوجی میں 32 کروڑ کے گھپلے

حکومت کی ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے موجودہ حکومت کے دور میں 2000-1999ء کے دوران وزارت سائنس و ٹیکنالوجی اور سائنسی تحقیق کے اداروں میں 32 کروڑ 31 لاکھ سے زائد کی مالی بے ضابطگیوں پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے- اور کہا ہے کہ جاپان نے 3 ارب کے سائنسی آلات دیئے جو بیکار پڑے ہیں- سرکاری خرچ پر 300 سکالرز سائنسی تحقیق کیلئے باہر بھیجے گئے- جن میں 80 فیصد واپس نہیں آئے سائنسی تحقیق کونسل نے 154 غیر ضروری پوسٹیں پیدا کیں- فنڈز کا آڈٹ کرانے سے انکار کر دیا- پشاور میں لیبارٹری چالو نہ ہونے سے 2 کروڑ کا نقصان ہوا- سائنس فاؤنڈیشن کے 23 منصوبے 6 سال میں مکمل نہ ہو سکے- کمیٹی نے سرکاری گاڑیوں کی انشورنس بند کرنے کی ہدایت کر دی ہے اور ذمہ داروں سے وصولیوں کا حکم دیا ہے-

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل اور انعامی سکالرشپ 2002ء

✪ مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم / طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جائیں گے-

امتحان انٹرمیڈیٹ سالانہ (1) پری میڈیکل (احمدی طالب علم / طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (2) پری انجینئرنگ (احمدی طالب علم / طالبہ جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (3) انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز (احمدی طالب علم / طالبہ جو پاکستان بھر میں سالانہ امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لے گا-

انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان (بورڈ) میں ان تینوں شعبہ جات میں جو بھی احمدی طالبہ / طالب علم پاکستان بھر کے تمام احمدی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ ایک عدد گولڈ میڈل اور 25000 روپے سکالرشپ کا مستحق قرار پائے گا- (خواہ اس کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو-)

انٹرمیڈیٹ کا امتحان 2002ء دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ ان کا تعلق پنجاب سندھ، سرحد بلوچستان یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں-

قواعد و ضوابط

☆ اس سکیم کا اطلاق انٹرمیڈیٹ بورڈز کے سالانہ امتحان 2001ء سے ہوگا (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا-) واضح ہو کہ 2001ء میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ سکالرشپ اور میڈلز دیئے جا چکے ہیں-

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف First Annual Examination پر ہوگا-

☆ By Part یا Division improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے-

☆ سالانہ امتحان 2002ء میں 800 یا 800 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے-

طالبات اور طلباء کے لئے الگ الگ معیار نہ ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا- وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا-

درخواست دینے کی آخری تاریخ اور طریقہ کار

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی-

☆ درخواست کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی سند یا Mark Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم صدر جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے- تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی-

☆ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی-

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- دسمبر 2002ء تک بڑھا دی گئی ہے- اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی-

(نظارت تعلیم)

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

کاہلوں موٹرز
شوروم - ورکشاپ - سروس اسٹیشن ہر قسم کی گاڑیوں کا کام کیا جاتا ہے - ڈیزل انجن کی آلٹریشن بھی کی جاتی ہے موبل آئل اور فلٹر بھی دستیاب ہیں
تین ماہ تک کار انجن ٹیوننگ فری
کاہلوں موٹرز مین سرگودھا روڈ ربوہ
چیف ایگزیکٹو: چوہدری منصور احمد کاہلوں
Ph: 04524-214514

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ- کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845
☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
☆ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719
☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX:219065 ☎ 291024

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61